(۶) قرآن مجید نے تمام عالم کو چیلنج دیا کہ ہے کوئی جو اسکی چھوٹی سی سورت کے ہی مثل لاسکے۔ لیکن کسی کو ہمت نہ ہوئی (اس حصہ کے متعلق اگر زیادہ وضاحت مطلوب ہے تو رسالہ محدث کے نمبر ۵ میں اعجاز قرآن مجید ملاحظہ فرمائیں مترجم)

( ) صحیح احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض مرتبہ نزول وحی کی تاخیر سے بہت پریشان اور غمگین نظر آتے جس کی وجہ سے کفار عرب خوش خوش ہو ہو کر طعنہ دیتے کہ محمد کو اسکے خدا نے چھوڑ دیا۔ ایک مرتبہ ایک عورت نے کہا کہ " محمد کا شیطان اسکی امداد و اعانت سے دستبردار ہو گیا ہے " انہی مواقع پر یہ آیت نازل ہوئی۔ وَمَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى۔ اے پیارے رسول نہ ہمنے تجکو چھوڑا ہے اور نہ تجھ سے دشمنی کی ہے۔ کیا یہ واضح دلیل نہیں کہ قرآن محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا خود ساختہ نہیں بلکہ منزل من اللہ ہے اب ہم ایک اور عبرت انگیز واقعہ پیش کرتے ہیں جو ہمارے دعوے کی بین دلیل ہے۔

عبداللہ بن ابی بن سلول نے جب حضرت ام المومنین عائشہؓ پر زنا کی جھوٹی تہمت تراشی اور اسکو اسقدر مشہور کیا کہ بعض مسلمان بھی اسکو سچ سمجھنے لگے یہانتک کہ آنحضرت نے حضرت عائشہؓ کے جدا کرنے کے بارے میں حضرت علیؓ سے مشورہ لیا اور بریرہؓ سے بھی حضرت عائشہ کے اطوار و اخلاق کے متعلق دریافت فرمایا تو بریرہ نے جواب میں آپ کی عصمت و عفت و پاکدامنی کی شہادت دی۔ لیکن آپ برابر فکر مند رہے۔ حضرت عائشہ کا یہ حال تھا کہ ان کو اس غلیظ تہمت کیوجہ سے شب و روز نیند نہ آتی تھی اور نہ آنسوؤں کا سیلاب تھمتا تھا۔ کیا یہ وہ وقت نہ تھا جبکہ رسول اللہ صلعم کی چہیتی رفیقہ حیات ام المومنین کو ایک بدترین تہمت کا نشانہ بنایا گیا تھا۔ اگر قرآن واقعی آپ کے ہی افکار تخیلات کا نتیجہ تھا تو پھر آپ نے حضرت عائشہ کی برارت میں فوراً کیوں نہ ایک آیت بنا کر پیش کر دی۔

چونکہ ایسا نہ تھا اسلئے یہ بھی نہ ہو سکا۔ بلکہ خدا تعالےٰ نے اپنے وقت مقررہ پر حضرت عائشہؓ کی شاندار اور زوردار الفاظ میں برارت ظاہر فرمائی اور تہمت تراشنے والوں کو تہدید آمیز الفاظ میں انتہا درجہ کی سرزنش کیگئی اِنَّ الَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ الْغٰفِلٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ لُعِنُوْا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ۔ جن لوگوں نے پاکدامن حیادار نیک طینت عورتوں پر بہتان باندھے وہ دنیا و آخرت میں ملعون کر دئے گئے اور ان کیلئے دردناک عذاب ہے۔ (باقی آئندہ)

محاسن اسلام

(۳)

(از مولوی لطیف الدین لطیف ہردوئی منشی کامل متعلم رحمانیہ)

حقوق پیروانِ غیر مذہب۔ اسلام اگر اس بات پر ناز کرے کہ اس نے عام انسانوں کے ساتھ حسن وسلوک مروت اور خوش اخلاقی سے پیش آنیکا حکم دیا ہے تو یہ بات اس کیلئے کوئی طرۂ امتیاز نہیں ہاں اسلام غیر مذاہب سے جس چیز کے ساتھ ممتاز ہو جاتا ہے وہ اس کا غیر قوموں اور غیر مذاہب کے ساتھ رواداری اور نیک سلوک کی تعلیم دینا ہے۔ عہد قدیم کی تاریخوں پر نظر ڈالنے سے

معلوم ہوتاہے کہ دنیا غیر اقوام کے ساتھ کس قدر سخت گیری اور انسانیت سوز سلوک سے کام لیتی تھی۔
قدیم آریہ قومیں شودروں کے ساتھ (جو ہندوستان کے اصلی باشندے تھے اور ان کے ساتھ اختلاف عقائد رکھتے تھے) جو ذلت آمیز سلوک کرتی تھیں اس سے آج کون واقف نہیں؟ بھلا اس ظلم کی بھی کوئی انتہا تھی کہ اگر مقدس وید کے الفاظ کسی شودر کے کانوں میں پڑ جاتے تھے تو اس جسارت کی پاداش میں اس کے کان میں گرم سیسہ پگھلا کر ڈلتے تھے۔ یہودیوں کے یہاں غیر اقوام کے ساتھ جو ظالمانہ سلوک جائز رکھا گیا تھا اس کو توراۃ کے حسب ذیل حکم سے معلوم کیا جا سکتا ہے۔
"خدا نے حضرت موسیٰ کو حکم دیا کہ دشمن کے جو ایک ہزار آدمی گرفتار ہوئے ہیں ان میں کا کوئی بچہ اور عورت تک نہ بچنے پائے"
عیسائی اگرچہ اپنے فیض کو ذرا وسیع کر دیتے ہیں لیکن ان کے یہاں رنگ و نسل کا جو امتیاز پایا جاتا ہے وہ قیامت تک نہیں مٹ سکتا ہے۔ اگر کوئی شخص عیسائی ہو جائے تو مسیحی یا یان قوم اس کو یہ کہکر تو تسلی دیدیں گے کہ قیامت میں وہ ان کا ہم مرتبہ ہوگا۔ لیکن دنیا میں جو حد فاصل قائم ہو چکی ہے وہ کبھی مٹ نہیں سکتی۔ غرض تاریخ عالم کا آپ جسقدر دقت نظر سے مطالعہ کریں گے آپ کو ہر جگہ غیر اقوام اسی طرح کے مختلف مظالم کا شکار ہوتی ہوئی نظر آئیں گی۔ لیکن دیکھو اسلام نے اس معاملہ میں کس قدر رواداری سے کام لیا ہے۔ اس نے مخالفین اسلام کی دو قسمیں قرار دی ہیں۔
(۱) ذمی : یعنی وہ لوگ جو مسلمانوں سے معاہدہ کرکے ان کی حکومت میں رہتے ہیں۔
(۲) حربی : یعنی وہ لوگ جن سے مسلمانوں کا کسی قسم کا کوئی معاہدہ یا دوستی نہیں بلکہ ان کے اور مسلمانوں کے درمیان جنگ قائم ہے یا قائم ہو سکتی ہے۔
اول الذکر مخالفین کی جان و مال آزادی اور عزت اسلام نے بالکل مسلمانوں کے مثل کر دی ہے ان کی حفاظت اسی طرح اسلامی حکومت پر واجب ہے جسطرح عام مسلمانوں کی۔
آخر الذکر لوگوں سے بھی اسلام اسی وقت لڑنے کا حکم دیتا ہے جبکہ وہ مسلمانوں کے مذہب، آزادی اور عزت میں رخنہ اندازی کرتے ہوں چنانچہ قرآن میں صاف آیا ہے۔ وقاتلوا فی سبیل اللہ الذین یقاتلونکم ولا تعتدوا ان اللہ لا یحب المعتدین وان عاقبتم بمثل ما عوقبتم بہ ولئن صبرتم لھو خیر للصابرین ولا یجرمنکم شنآن قوم علی ان لا تعدلوا۔ یعنی خدا کی راہ میں ان لوگوں سے لڑو جو تم سے لڑتے ہیں اور حد سے آگے نہ بڑھو خدا حد سے بڑھنے والوں کو پسند نہیں کرتا اگر تم بدلہ لو تو اسی طرح لو جیسا تم سے لیا گیا اور اگر صبر کرو تو صبر اچھا ہے صبر کرنیوالوں کیلئے۔ کسی قوم کی دشمنی تم کو اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ تم انصاف نہ کرو۔

وراثت

اوپر جتنے قوانین بیان ہوئے ہیں ان کا تعلق انسان کی حیات سے ہے لیکن بعض ایسے تعلقات بھی ہیں جو انسان کی وفات سے وابستہ ہیں انہیں میں سے ایک وراثت بھی ہے۔ وراثت کے بارے میں تمام اہل مذاہب بے انصافی سے کام لیتے تھے۔ ہنود کے یہاں صرف اولاد ذکور وارث ہوتی تھی اور لڑکیوں کو صرف گذارہ ملتا تھا ان کے علاوہ اور کسی رشتہ دار کو ایک حبہ بھی ورثہ سے نہیں ملتا تھا۔ عیسائیوں کے یہاں جائداد غیر منقولہ کی وراثت کا حق صرف اولاد اکبر کو پہنچتا تھا۔ عرب کی بھی تقریباً یہی حالت تھی ان کے یہاں عورتیں وراثت سے قطعاً محروم تھیں۔ لیکن خیال کرو کہ اسلام نے اس معاملہ

میں کس قدر فیاضی سے کام لیا ہے اس نے تقریباً تمام قریبی رشتہ داروں کو مال وراثت کا حقدار قرار دیا ہے ماں، باپ، چچا، دادا، بھائی، بہن، پھوپی، خالہ اور ماموں وغیرہ کو کچھ نہ کچھ مال وراثت سے اسلام میں حصہ پاتے ہیں۔

علمائے تمدن نے آج صاف اس راز کو فاش کردیا ہے کہ دولت جسقدر زیادہ افراد میں پھیلے گی اس قدر قوم وملک کیلئے زیادہ مفید ہے۔ یہی سبب ہے کہ آج تمام متمدن جمہوری سلطنتوں نے اس اصول کو اپنا لائحہ عمل بنالیا ہے۔ نیز یہ بھی صاف ظاہر ہے کہ انسان کو اس کی محنت کا صلہ اس کے مراتب خدمات کے لحاظ سے دینا چاہئے۔ یہی وہ دو اصول ہیں جو اسلامی وراثت کے اصول میں جلوہ فرما نظر آتے ہیں۔

اسلام اور اخلاق

جس مذہب کے بانی کی بعثت کا مقصد ہی اس کے الفاظ میں یہ ہو کہ بعثت لاتمم مکارم الاخلاق میں مکارم اخلاق کی تکمیل کیلئے بھیجا گیا ہوں۔ اس مذہب کی اخلاقی تعلیمات اور اصول کے متعلق کچھ کہنا ہی فضول ہے۔ اسلامی اخلاق معلوم کرنے کیلئے ہمیں سب سے پہلے اخلاق نبوی کو دیکھنا چاہئے کیونکہ اسلامی تعلیمات کا عمل نمونہ خود نبی کریم کی عملی زندگی ہے۔ حضرت عائشہؓ سے ایک صحابی نے اخلاق نبوی کے متعلق سوال کیا تو انہوں نے جواب دیا ان خلق رسول اللہ صلعم کان القرآن (ابوداؤد) آپ کے اخلاق بعینہ تعلیمات قرآن تھے خود قرآن مجید میں نبی کریم کے اخلاق کے متعلق فرمایا گیا ہے۔ انک لعلی خلق عظیم۔ اے محمد بیشک آپ بہت بڑے خلق پر ہیں۔ آپ کے اخلاق معلوم کرنے کیلئے قرآن کی اخلاقی تعلیمات پر ایک نظر ڈالنا چاہئے جو اسلامی اخلاق کی بنیاد ہیں۔ عزم واستقلال، مساوات کفایت شعاری، سلامت روی، کسر نفسی کی مثالیں تعلیمات قرآن کی حسب ذیل آیات سے بڑھکر اور کہاں مل سکتی ہیں۔

(۱) فاذا عزمت فتوکل علی اللہ ان اللہ یحب المتوکلین (آل عمران رکوع ۱۷) جب تو کسی امر کا ارادہ کرے تو پھر خدا پر بھروسہ کر بیشک خدا توکل پیشہ اصحاب کو دوست رکھتا ہے۔

(۲) انا خلقنٰکم من ذکر وانثی وجعلنٰکم شعوبا وقبائل لتعارفوا ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم ہم نے تم کو ایک مرد اور عورت سے پیدا کیا ہے اور تم کو مختلف گروہ اور طریقے بنا دیا ہے تاکہ تم پہچانے جاؤ بیشک خدا کے نزدیک تم میں سب سے زیادہ بزرگ تم میں کا سب سے زیادہ متقی ہے۔

(۳) کلوا واشربوا ولا تسرفوا۔ کھاؤ پیو لیکن فضول خرچی نہ کرو۔

(۴) ولا تمش فی الارض مرحا انک لن تخرق الارض ولن تبلغ الجبال طولا (پ ۱۵ ع ۱) زمین پر اتراتا ہوا نہ چل تو (اسطرح) نہ تو زمین کو پھاڑ سکے گا اور نہ پہاڑوں تک لمبا ہو کر پہنچ جائیگا۔

(۵) ولا تصعر خدک للناس (پ ۲۱) اور لوگوں کی طرف اپنا گال مت پھلا۔

ان کے علاوہ اور بھی قرآن کی سینکڑوں آیات ہیں جن میں گراں بہا اخلاقی جواہر پارے موجود ہیں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ صرف انہیں مسلمانوں کے اخلاقی لائحہ عمل کا درجہ عطا کیا بلکہ ان کو عملی جامہ بھی پہنایا۔ اسی لئے خدا نے لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنہ کہکر مسلمانوں کی ایک عملی ضابطۂ اخلاق کی طرف رہنمائی کی - اسلامی خلاقیات

ایسا اہم بالشان مضمون ہے جس میں نہایت کاوش اور استقصا کی ضرورت ہے صرف قرآن میں اگر دقت نظر سے کام لیا جائے تو اخلاق کا ایک ضابطہ دستیاب ہوسکتا ہے لیکن ناظرین کرام مجھے معاف فرمائیں گے اگر میں طوالت مضمون کے خوف سے ان کو یہاں نظر انداز کردوں قرآن کے علاوہ احادیث میں بھی بکثرت آپ کے اخلاقی اقوال موجود ہیں چند بطور نمونہ ملاحظہ ہوں۔

(ا) البر حسن الخلق والاثم ما حاک فی صدرک وکرھت ان یطلع علیہ الناس۔ یعنی نیکی حسن خلق (یعنی کیرکٹر کے تناسب و موزونیت) کا نام ہے اور گناہ وہ ہے جو تمہارے دل میں کھٹکے اور تم اس کو پسند نہ کرو کہ لوگ اس کو جانیں یعنی تم اس کے اخفا کی کوشش کرو۔

(ب) من رای منکم منکرا فلیغیرہ بیدہ فان لم یستطع فبلسانہ فان لم یستطع فبقلبہ وذلک اضعف الایمان۔ تم میں سے جو شخص کسی برائی کو دیکھے تو اس کو اپنے ہاتھ سے مٹا دے لیکن اگر اس میں اس ہاتھ سے مٹانے کی طاقت نہ ہو تو زبان سے مٹائے یعنی اس کو نصیحت کرے کہ وہ اس کام سے باز آجاوے اگر زبان سے مٹانے کی طاقت نہ ہو تو اس کو دل سے مٹائے یعنی دل سے اسکو برا سمجھے لیکن محض دل سے برا سمجھ لینا ایمان کا ایک نہایت کمزور درجہ ہے ۱۲

اس کے علاوہ اور بھی بہت احادیث ایسی ہیں جن میں اخلاق اسلامی کا ایک مکمل دستور العمل پیش کیا گیا ہے "اسلامی اخلاق" کی بحث میں ان تمام احادیث کا ذکر بھی ضروری تھا لیکن طوالت مضمون کے باعث میں ان کو یہاں نظر انداز کر رہا ہوں عنقریب اسلامی اخلاقیات کی مکمل تصویر "اسلامی اخلاق" کے عنوان سے محدث کے صفحات میں پیش کرونگا ناظرین انتظار کریں۔ اسلام نے تہذیب اخلاق میں اس قدر زیادہ حصہ لیا ہے کہ آخر مسٹر چیمبر کو اپنی انسائکلوپیڈیا میں الفاظ ذیل کے ساتھ اعتراف ہی کرنا پڑا۔

مذہب اسلام کا وہ حصہ جس سے اس کے بانی کی طبیعت صاف صاف معلوم ہوتی ہے نہایت کامل اور غایت درجہ کا موثر ہے اس سے ہماری مراد اسکی اخلاقی نصیحتیں ہیں یہ نصیحتیں کسی ایک یا دو تین صورتوں میں مجتمع نہیں بلکہ اسلام کی عالیشان عمارت میں سلسلۃ الذہب کے مانند ملی جلی ہیں، ناانصافی، جھوٹ، غرور، انتقام، غیبت، استہزا، طمع، فضول خرچی، حرام کاری، خیانت اور بدگمانی کی سخت مذمت ہے اور ان کو قبیح اور بیدینی بتایا گیا ہے اور بمقابلہ ان کے خیر اندیشی، فیض رسانی، پاکدامنی، حیا، بردباری، صبر، تحمل، کفایت شعاری، سچائی، راستبازی، عالی ہمتی۔ صلح پسندی، حق، راستی، اور سب پر بالا توکل بر خدا اور اتقیا و امراہی کو بھی ایمانداری کی اعلیٰ بنیاد اور مومن صادق کا اصلی نشان قرار دیا ہے۔ (انسائیکلوپیڈیا آف مسٹر چیمبر)

خاتمۂ کلام

محاسن اسلام کا یہ ایک مختصر سا خاکہ ہے جس سے ایک حد تک اسلام کی حقانیت کا ثبوت ملکتا ہے اسلامی عقائد عبادات و معاملات اور اخلاق ایسے مہتم بالشان مضمون ہیں جن پر مستقل کتابیں لکھی جاسکتی ہیں خدا جزا خیر دے مولانا سید سلیمان صاحب ندوی کو جنہوں نے حال ہی میں ۶، ۷ سو صفحے کی ایک مبسوط کتاب "سیرۃ النبی جلد چہارم" کے نام سے صرف عقائد اسلام ہی میں لکھی ہے اس سے آپ دیگر اجزائے اسلام کی وسعت و ہمہ گیری کا اندازہ کرسکتے ہیں میں نے یہاں نہایت اختصار سے کام لیا ہے ویسے بھی اسلام کی جس کسی چیز کو لیجئے وہ ازسرتاپا محاسن کا مجموعہ نظر آئیگی

زفرق تا بقدم ہر کجا کہ می نگرم کرشمہ دامن دل می کشد کہ جا اینجا ست

محاسن اسلام کے سلسلے میں ایک عرب عیسائی داور مجاعص کا حسب ذیل مضمون بھی جسکو انہوں نے ۱۹۱۱ء میں بیروت کے مسیحی اخبار الوطن کے اس سوال کے جواب میں لکھا تھا کہ دنیا کا سب سے بڑا انسان کون ہے؟ خالی از دلچسپی نہ ہوگا۔

"دنیا کا سب سے بڑا انسان وہ ہے جس نے دس برس کے مختصر زمانے میں ایک نئے مذہب، ایک نئے فلسفہ، ایک نئی شریعت اور ایک نئے تمدن کی بنیاد رکھی۔ جنگ کا قانون بدلدیا اور ایک نئی قوم پیدا، اور ایک نئی طویل العمر سلطنت قائم کردی لیکن ان تمام کارناموں کے باوجود وہ امی اور ناخواندہ تھا، وہ کون؟ محمد بن عبداللہ قریشی، عرب اور اسلام کا پیغمبر، اس پیغمبر نے اپنی عظیم الشان تحریک کی ہر ضرورت کو خود ہی پورا کردیا اور اپنی قوم اور اپنے پیرؤوں کیلئے اور اس سلطنت کیلئے جس کو اس نے قائم کیا ترقی اور دوام کے اسباب بھی خود مہیا کردیئے اس طرح کہ خود قرآن اور احادیث کے اندر وہ تمام ہدایتیں موجود ہیں جن کی ضرورت ایک مسلمان کو اس کے دینی یا دنیاوی معاملات میں پیش آسکتی ہے حج کا ایک سالانہ اجتماع فرض قرار دیا تاکہ اقوام انسانی میں اہل استطاعت ایک مرکز پر جمع ہوکر اپنے دینی وقومی معاملات میں باہم مشورے کرسکیں۔ اپنی امت پر زکوٰۃ فرض کرکے قوم کے غریب طبقہ کی حاجت پوری کی، قرآن کی زبان کو دنیا کی دائمی اور عالمگیر زبان بنا دیا کہ وہ مسلمان اقوام کے باہمی تعارف کا ذریعہ بن جائے قوم کے ہر فرد کو ترقی کا موقع اس طرح عطا فرمایا کہ یہ کہدیا کہ ایک مسلمان کو کسی دوسرے مسلمان پر صرف تقویٰ کی بزرگی حاصل ہے اس بنا پر اسلام ایک حقیقی جمہوریت بن گیا جس کا رئیس قوم کی پسند سے منتخب ہوتا ہے مسلمانوں نے ایک مدت تک اس اصول پر عمل کیا یہ کہکر کہ عرب کو عجم پر اور عجم کو عرب پر کوئی فوقیت نہیں اسلام میں داخل ہونا ہر شخص کے لئے آسان کردیا۔ نامسلموں کیلئے اسلامی ممالک میں عیش وآرام اور امن واطمینان سے سکونت کی ذمہ داری یہ کہکر اپنے اوپر لے لی کہ "تمام مخلوق خدا کی اولاد ہے"۔ تو خدا کا سب سے زیادہ محبوب وہ ہے جو اس کی اولاد کو سب سے زیادہ فائدہ پہنچائے خاندانی اور ازدواجی اصلاحات بھی اس کی نظر سے پوشیدہ نہ رہیں اس نے نکاح ووراثت کے قوانین مقرر کئے۔ عورت کا مرتبہ بلند کیا۔ مقدمات کے فیصلہ کے قوانین بنائے، بیت المال کا نظام قائم کرکے قومی دولت کو بیکار نہ جانے دیا علم کی اشاعت اور تعلیم اس کی کوششوں کا بہت بڑا حصہ رہی اس نے حکمت کو ایک مومن کا گم شدہ مال قرار دیا۔ اسی وجہ سے مسلمانوں نے اپنی ترقی کے زمانے میں ہر دروازہ سے علم حاصل کیا۔ کیا ان کارناموں کا انسان دنیا کی سب سے بڑی ہستی قرار نہ پائے گا۔"

اس امر پر ایک اور جملہ بڑھا دینا چاہئے تو کیا خوب ہو۔ کیا جس مذہب میں ایسی خوبیاں پائی جائیں وہ منزل من اللہ اور حق نہ ہوگا؟ یقیناً اس کے مقابلے میں دنیا کا کوئی مذہب پیش ہی نہیں کیا جاسکتا۔ فقط۔

ضروری تصحیح

محدث نمبر ۶ صفحہ ۱۱ سطر ۱۲ میں "حقوق الامہات" اور سطر ۲۰ میں "اجنبت جنبا" لکھا گیا ہے قارئین کرام اس کی تصحیح کرلیں جو علی الترتیب درج ذیل ہے۔ "عقوق الامہات" ، "اذنبت ذنبا"۔

(نائب مدیر)